سوال

(433) سینہ پر ہاتھ باندھنا، رفع الیدین، آمین بالجہر، آپ ﷺ کے قول وفعل سے ثابت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علماء دین ومقتیان شرح متین اس مسئلہ میں اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا کیا حکم ہے ۔ کہ ایک شخص مسمیٰ زید کہتا ہے ۔ کہ مقتدی ہوکر سینہ پر ہاتھ باندھنا اور مقتدی ہوکر رفع الیدین کرنا اور مقتدی ہوکر آمین بالجہر کہنا آپ ﷺ کے قول وفعل سے ہر گز ثابت نہیں ایک دوقت مقتدی ہونے کے بعد باوجود بھی آپ نے ان افعال مذکورہ سے کسی ایک کو بھی نہیں کیا۔ بکر کہتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آپ کو اچھا نمونہ بنا کے آپ کے نقش قدم پر چلنے یعنی اپ کی پوری اتباع کرنے کی ہمیں تاکید شدید مطابق آیت کریمہ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کی ہے ۔ علاوہ ازیں حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوتی ہے ۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے ۔ حدیث شریف ؛؛صلوا کما رایتمونی اصلی '' تم نماز پڑھو۔ جس طرح مجھ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھتے ہو یعنی تم میرے نماز جیسی نماز پڑھو۔ پس ہر ایک مقتدی اور امام کے لئے آپ کا یہ حکم شامل ہے ۔ اور عام ہے ۔ اس سے کوئی مستثنیٰ ہو نہیں سکتا۔ اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ان دو شخصوں یعنی زید و بکر میں سے کس کہنا شرع شریف کے مطابق ہے نصوص شرعیہ کے ساتھ ارقام فرمایئں ۔ (العاجز عبدرزاق عفی عنہ مدرس پنشن خوار محلہ سید داڑی قصبہ جن پتن ضلع بنگلور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دیوبندی جواب

زید کہتا ہے ۔ کہ بحالت اقتداء سرور کائنات ﷺ سے ان امور مزکوررہ کا صدور کہیں ثابت نہیں ۔ من ادعی فعلیہ البیان اور حضور ﷺ کا عدم رفع یدین وعدم جہر بالا میں حدیث سے ثابت ہے ۔ دیکھو ترمذی شریف ان افعال کا نہ کرنا بھی اسوہ حسنہ اور "صلوا کما رایتمونی اصلی '' میں داخل ہے ۔ اور تاریخ فعل وعدم فعل کی کسی کو معلوم نہیں تاکہ ایک دوسرے کو ناسخ ومنسوخ کہا جائے ۔ اب البتہ ترجیہات ہیں ۔ لہذا مناقشہ فضول ہے ۔ (ریاض الدین مفتی دارالعلوم دیوبند)

اہل حدیث

کسی فعل کے سنت یا مستحب ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ کام کیا اس پر یہ سوال کے حالت امامت میں کیا حالت اقتداء میں بے جا حجت ہے۔ اس سوال کی صحت نہ قرآن وحدیث سے ہوتی ہے۔ نہ کتب اصول سے کیونکہ علمائے اصول نے کہیں یہ شرط نہیں لگائی کے فعل نبوی ﷺ اقتداء میں ہو۔ یا امامت میں پس جو فعل ثابت ہے۔ وہ ہر حال میں قابل اتباع ہے۔ عدم رفع اور عدم جہر کی روایات صحیح نہیں۔ درصورت صحت بطریق علم اصول مسئلہ بالکل صاف ہے۔ کیونکہ مسنون امر کی تعریف یہ ہے کے اس کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ پس ترک نبوی ماہیت سنت میں دد خل ہے۔ کیونکہ متبع سنت کے لئے اس فعل کا ترک کرنا اتباع سنت نہیں بلکہ نقص ثواب ہے۔ مثلاہر نماز کے لئے وضو ماموربہ ہے۔ لیکن وضو ہونے کی صورت میں ترک ووضو سے نماز پڑھنی جائز ہے۔ مگر وضو کرنے کا ثواب نہیں ٹھیک اسی طرح رفع ترک ثواب ہے ترک فعل سنت نہیں۔ فافہم (9صفر1350ہجری)

شرفیہ

سوال میں جو صورت بتائی ہے۔ کے اقتداء میں حضور ﷺ فلاں فلاں امور ثابت نہیں لہذا وہ قابل عمل نہیں اس پر خدشہ ہے کہ حضور ﷺ سے بحالت اقتداء نماز کی تفصیل بھی ثابت نہیں۔ مثلاً پہلے تحریمہ پھر ثناء پھر پہلا رفع یدین پھر قیام وقراۃ پھر رکوع پھر رکوع میں تسبیحات پھر قومہ پھر قومے کا ذکر سمع اللہ لمن حمدہ یا حرف ربنا لک الحمد پھر دو سجدے اور تسبیحات پھر قعدہ اولیٰ اخری اور تشہد ودرود وغیرہ پھر ان امور کا جواب جو ہوگا وہی اور امور مثلا رفع یدین ثلاثہ وغیرہ کا ہوگا اصل یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے قول سے فعل سے کسی امر کا ثبوت عمل کے لئے کافی ہے۔ تاوقت یہ کہ اس کی نفی ثابت نہ ہو۔ اور یہاں تعارض ہے نہیں اس لئے کہ تعارض میں مساوات شرط ہے۔ جو یہاں مفقود ہے۔ اور بغرض تسلیم قول سائل جب تعارض نہ ہوا تو پھر دونوں صورتیں قابل عمل نہ رہیں۔ لہذا فریقین کا عمل غلط ہوا۔ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کیا بیہودہ استدلال ہے۔ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص606

محدث فتویٰ